48005 - کمپنی میں رشوت اور سود خور شخص کی شراکت

سوال

تاجر کو ایك شخص نے تجارت کے لیے کچھ رقم دی، لیکن یہ رقم دینے والا شخص رشوت خوری اور سودی کاروبار کرتا ہے، کیا اس تاجر کو کے ذمہ کوئی گناہ ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جو شخص بھی حرام طریقے مثلا سود، رشوت، چوری اور دھوکہ دہی وغیرہ کے ساتھ مال کماتا ہے، اگر تو اس کے مال میں حرام اور حلال ملا جلا ہے، تو کراہت کے ساتھ اس کے ساتھ خرید و فروخت کا لین دین کرنا صحیح ہے، اور اگر یہ علم ہو جائے کہ جس مال کے ساتھ وہ تجارت کرنا چاہتا ہے وہ بعینہ حرام مال ہے، تو اس کی شراکت کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کے ساتھ لین دین کرنا چاہیے.

ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور جب وہ اس سے خریداری کرے جس کا مال حلال اور حرام دونوں ہیں، مثلا ظالم بادشاہ، اور سود خور تو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ فروخت کردہ چیز اس کے حلال مال میں سے ہے تو وہ حلال ہے، اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ حرام مال میں سے ہے تو وہ حرام ہوگی...

اور اگر یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ کونسے مال میں سے ہے تو ہم اسے ناپسند اور مکروہ جانیں گے؛ کیونکہ اس میں حرام ہونے کا احتمال پایا جاتا ہے، لیکن حلال کا احتمال ہونے کی بنا پر بیع باطل نہیں ہوگی، چاہے وہ قلیل ہو یا کثیر، اور یہ شبہ ہے، اور حرام مال کی کثرت یا قلت کے حساب سے شبہ بھی بڑا اور چھوٹا ہوگا " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (4 / 180).

اور قیلوبی اور عمیرۃ کے حاشیہ میں ہے:

" اگرچہ مکروہ بھی ہو تو شراکت صحیح ہوگی، جس طرح کہ ذمی اور سود خور اور جس کا اکثر مال حرام کا ہو "

انتہی.

دیکھیں: حاشیۃ قیلوبی و عمیرۃ (2 / 418).

اور دسوقی کے حاشیہ میں ہے:

" یہ علم میں رکھیں کہ جس کا اکثر مال حلال ہو اور حرام کا مال قلیل ہو تو اس میں معتبر یہی ہے کہ اس کے ساتھ لین دین کرنا اور اس سے معاملات کرنا اور اس کے مال سے کھانا جائز ہے، جیسا کہ ابن قاسم کا کہنا ہے، اور یہ اصبغ کے خلاف ہے، کیونکہ وہ اس کی حرمت کے قائل ہیں "

دیکھیں: حاشیۃ الدسوقی (3 / 277).

لیکن جس کا اکثر مال حرام ہو اور حلال قلیل ہو تو اس میں ابن قاسم کا مسلك یہ ہے کہ اس سے لین دین اور معاملات کرنا اور اس کے مال سے کھانا مکروہ ہے، اور یہی متعبر اور اصبخ کے خلاف ہے جو کہ اسے حرام کہتے ہیں.

اور جس کا سارا مال حرام کا ہو اور یہی مستغرق ذمہ سے مراد ہے تو اس کے ساتھ لین دین اور معاملات نہیں کیے جائینگے، اور اس سے مالی تصرف وغیرہ نہیں کیا جائیگا " انتہی.

دوم:

شراکت کرنے سے قبل آپ کے لیے ضروری ہے کہ جس شخص کی حالت ایسی ہو اسے نصیحت کریں، اور اسے اس ظلم سے چھٹکارا حاصل کرنے کی ترغیب دلائیں کہ وہ مظلوموں کو ان کا مال واپس کردے، اور اسے حلال اور طیب مال کمانے کی ترغیب دلائیں، کیونکہ جنت اچھی اور پاکیزہ جگہ ہے، اور اس میں داخل بھی اچھا اور پاکیزہ شخص ہی ہوگا، اور آپ اسے مسلسل حرام کھانے اور حرام مال کی کمائی جاری رکھنے سے ڈرائیں کیونکہ جو جسم بھی حرام مال کے ساتھ پلا ہو اس کے لیے جہنم کی آگ زیادہ بہتر اور لائق ہے.

واللہ اعلم .